سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

مسرینالنی رائے رتنا پرووا مونڈل اور دیگران

بنام

ریاست مغربی بنگال اور دیگران

21 نومبر 1996

(کے۔ راماسوامی اور جی۔ ٹی۔ ناناوتی، جسٹسز)

حصول اراضی ایکٹ، 1894:

دفعات 3(اے)، 4(1)، 6(3) "اراضی" - حوض ماہی گیری - بے گھر ماہی گیروں کی بازآبادکاری کے لئے حصول - زیر دفعہ 4(1) کے تحت اطلاع، ماہی گیری کی بحالی کے لئے شائع کیا گیا ہے - منعقدہ، حوض ماہی گیری اراضی ہے اور حصول عوامی مقصد کے لئے تھا - لفظ 'اراضی' میں زمین سے جڑے فوائد شامل ہیں اور زمین سے منسلک چیزیں یا زمین سے منسلک کسی بھی چیز سے مستقل طور پر جڑی ہوئی ہیں - حوض ماہی گیری زمین سے پیدا ہونے والے فوائد کو شامل کرے گی - حوض ماہی گیری زمین سے پیدا ہونے والے فوائد ہوں گے - حصول سے لے کر حصول بے گھر ہونے والے ماہی گیروں کی بحالی کے لئے بحالی حوض ماہی گیری میں ذریعہ معاش حاصل کرنا عوامی مقصد سے مطابقت نہیں رکھتا ہے جو دفعہ 6(3) کے تحت فیصلہ کن ثابت ہوتا ہے۔

ریاست مغربی بنگال اور دیگران بنام سوبربن ایگریکلچر ڈیری اینڈ فشریز پرائیوٹ لمیٹڈ اور دیگر، [1993] ضمنی 4 ایس سی سی 674، ناقابل اطلاق قرار دیا گیا۔

ریاست مغربی بنگال بمقابلہ شی بائٹس ایشور شری سر دیا ٹھاکرانی اور دیگران، اے آئی آر (1971) ایس سی 2097 میں 2098 کے پیرا 3 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

پاسوپتی رائے بنام ریاست مغربی بنگال اور دیگران، اے آئی آر (1974) کلکتہ 99 نے اس کو مسترد کر دیا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار : سول اپیل نمبر 90-2486 آف 1981۔

کلکتہ ہائی کورٹ کے 27.5.75 تاریخ کے فیصلے اور حکم سے جو 1973 کے او او نمبر 25-1021 میں درج ہے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے ڈاکٹر شنکر گھوش اور پی۔کے۔چکرورتی۔

جواب دہندگان کے لئے تاپس رے اور رتھن داس۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں کلکتہ ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ کے 27 مئی 1975 کے ایف ایم اے نمبر 25/73-1021 میں دیے گئے فیصلے سے اخذ کی گئی ہیں۔

ان معاملوں میں تمام حقائق بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بتانا کافی ہے کہ حصول اراضی ایکٹ، 1894 کی دفعہ 4(1) (مختصر طور پر 'ایکٹ') کے تحت نوٹیفکیشن 14 مئی 1956 کو جاری کیا گیا تھا تاکہ نوٹیفکیشن میں درج رجسٹرڈ رقبوں پر مشتمل زمینوں میں ماہی گیری کی بحالی کی جاسکے، جس کی حد تک کم وبیش 8760.53 ایکڑ ہے۔ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ 5 جنوری 1971 کو شائع کیا گیا تھا جس

میں اعلان کیا گیا تھا کہ جنوبی نمک لیک کے علاقے کی بحالی کے لئے زمین شائع کی گئی تھی۔ہم اس وقت صرف 1495.93 ایکڑ کی حد تک فکر مند ہیں۔عدالت عالیہ میں یہ دلیل دی گئی تھی اور سینئر وکیل ڈاکٹر ایس گھوش نے بھی دہرایا تھا کہ دفعہ 3(اے) کے تحت بیان کردہ" زمین" میں ماہی گیری شامل نہیں ہے۔ یہ بات مغربی بنگال ترمیمی ایکٹ، 1981 سے واضح ہوتی ہے، جس میں 'ماہی گیری' کو لفظ 'زمین' کے دائرے میں لایا گیا ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکام سمجھ گئے ہیں کہ یہ قانون ماہی گیری کے حقوق کے حصول پر لاگو نہیں ہوتا ہے اور اس لئے یہ حصول قانون کے اختیار کے بغیر تھا۔اس کی حمایت میں ڈاکٹر گھوش نے پاسوپتی رائے بنام ریاست مغربی بنگال اور دیگر، اے آئی آر (1974) کلکتہ 99 اور ریاست مغربی بنگال اور دیگران بنام سبر بن ایگریکلچر ڈائیری اینڈ فشریز پرائیویٹ لمٹیڈ اور دیگر، [1993] ضمنی 674 پیراگراف 6، 13، 14 اور 16 اور ریاست مغربی بنگال بنام شی بانتس ایشور شری سردیا ٹھاکرانی اور دیگران، اے آئی آر (1971) ایس سی 2097 اور 2098 پیرا 3۔ہمیں فاضل وکیل کے دلائل کو قبول کرنا مشکل لگتا ہے۔لفظ 'زمین' میں زمین سے پیدا ہونے والے فوائد شامل ہیں اور زمین سے منسلک چیزیں یا زمین سے منسلک کسی بھی چیز سے مستقل طور پر جڑی ہوئی ہیں۔حوض کی ماہی گیری ٹینک سے آزاد نہیں ہوسکتی ہے اور زمین کے بغیر ٹینک نہیں ہوسکتا ہے۔لہذا، جب ٹینک ماہی گیری حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو اس تناظر میں 'زمین' کے لفظ کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس طرح حوضوں کی ماہی گیری زمین سے پیدا ہونے کے لئے فائدہ مند ہوگی۔لہذا لفظ 'زمین' کو طویل تعریف کے مطابق سمجھا جانا چاہیے کیونکہ اس میں جامعیت کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے کہ حوض کی ماہی گیری زمین سے پیدا ہونے والا فائدہ ہے۔

اس کے بعد یہ دلیل دی جاتی ہے کہ یہ حصول عوامی مقصد کے لئے نہیں ہے اور اس لئے یہ نوٹیفکیشن قانونی طور پر غلط ہے۔ہمیں اس جھگڑے میں کوئی قوت نظر نہیں آتی۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ دفعہ 6 کے تحت اعلامیے میں واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ یہ حصول سالٹ لیک کے علاقے کی بحالی کے لئے تھا۔ایکٹ کی دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (3) عوامی مقاصد کو حتمی شکل دیتی ہے۔

یہ سچ ہے کہ محکمہ ماہی پروری کی طرف سے ایک یاداشت دائر کیا گیا تھا اور عدالت عالیہ میں داخل جوابی حلف نامہ میں اس بات کا اعادہ کیا گیا تھا کہ حاصل کی گئی زمین کا استعمال کچھ بے گھر ماہی گیروں کی باز آبادکاری کے لئے کیا جائے گا تاکہ بحالی حوض ماہی گیری میں ذریعہ معاش حاصل کیا جاسکے۔مذکورہ بالا

بیان عوامی مقصد سے مطابقت نہیں رکھتا جو دفعہ 6(3) کے تحت فیصلہ کن ثابت ہوا۔ جیسا کہ دیکھا جا سکتا ہے، عوامی مقصد کے لئے حوض ماہی گیری کو دوبارہ حاصل کرتے ہوئے، دیگر جھیلوں پر بے گھر ہونے والے کچھ ماہی گیروں کو جھیل میں باز آباد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ وہ معاش کمانے کے لئے مچھلیاں پکڑ سکیں۔ لہٰذا یہ اس اعلان سے متصادم نہیں ہوگا جس کے بارے میں سیکشن 6 کی ذیلی دفعہ (3) کے ذریعے منسلک کیا گیا ہے جو ثبوت ایکٹ کی دفعہ 114 (ایچ) سے بھی مطابقت رکھتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ترمیمی ایکٹ سے پہلے، 1981 کے حوض ماہی گیری کو واضح طور پر زمین کی تعریف کے اندر نہیں لایا گیا تھا۔ 1981 میں، اس سلسلے میں تشریح پر مزید قانونی چارہ جوئی سے بچنے کے لئے، مقننہ نے واضح طور پر ٹینک ماہی گیری یا ماہی گیری کو زمین کے دائرے میں لایا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ زمین سے پیدا ہونے والے فائدے کے دائرے میں لانے کے قابل نہیں ہوگا۔ کلکتہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلوں پر ڈاکٹر گھوش نے بھروسہ کیا ہے، جس میں قانون کو صحیح طریقے سے بیان نہیں کیا گیا ہے۔ مضافاتی زرعی ڈیری اور سردیا ٹھا کرانی معاملوں (سپرا) میں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ یہ معاملہ مغربی بنگال اسٹیٹس ایکوزیشن ایکٹ کے تحت تھا۔ ''زمین'' کی تعریف میں واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ ٹینک ماہی گیری'' جائیداد'' کی تعریف میں شامل ہے لیکن اس میں منسلک حقوق کے ساتھ، ثالث کو اس کو برقرار رکھنے کے لئے مقررہ وقت کے اندر آپشن دیا گیا ہے۔ لہٰذا اگر ثالث نے مقررہ وقت کے اندر متعلقہ جاگیروں کو ختم کرنے کے نوٹیفکیشن کے بعد یہ آپشن استعمال کیا ہوتا تو ٹینک فشریز کو اس سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ اس اصول کا اس معاملے میں حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ اس کے مطابق، ہم سمجھتے ہیں کہ ٹینک ماہی گیری زمین ہے اور حصول عوامی مقصد کے لئے تھا۔ ہم ڈویژن بنچ کے فیصلے میں مداخلت کی کوئی غیر قانونی بات نہیں دیکھتے ہیں۔

اس کے مطابق اپیلیں خارج کر دی جاتی ہیں لیکن ان حالات میں، بغیر کسی لاگت کے۔

آر۔ پی۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24